ناول ابن الوقت کے پلاٹ کا جائزہ لیجیے۔

نذیر احمد کی ناول نگاری کا دوسرا دور بارہ تیرہ سال کے طویل وقفہ کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اس دور میں انہوں نے چار ناول تصنیف کیے جن کے موضوعات براہ راست اپنے ماحول سے اخذ کیے معلوم ہوتے ہیں۔ ان ناولوں کے موضوعات و واقعات کا ماخذ انگریزی کتابیں نہیں ہیں۔ ابن الوقت کی کہانی کو کسی تصنیف سے اخذ کیے جانے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ پھر بھی گمان گزرتا ہے کہ شاید اس کا ڈفو کی تصنیف فیملی انسٹرکٹر کے دوسرے حصے سے کچھ تعلق ہے جس کو ڈاکٹر محمد صادق نے مالک اور نوکر کے تعلقات (Relating to Master and servant) کے نام سے ذکر کیا گیا ہے۔ انہوں نے خود اس کی طرف کوئی اشارہ نہیں کیا ہے۔ اس

اس دور کا سب سے اہم ناول ابن الوقت مانا جاتا ہے۔ چونکہ ابن الوقت نذیر احمد کے پہلے دور کے ناولوں کی ہی ایک کڑی ہے اس لئے پہلے اسی ناول کا بیان درست معلوم ہوتا ہے گو کہ اس سے پہلے ہی نذیر احمد نے تعدد ازدواج کے مسئلہ پر ایک ناول ۱۸۸۵ میں تصنیف کیا ہے۔ ابن الوقت ۱۸۸۸ء میں تصنیف ہوا۔ اس کا سال اشاعت بھی یہی ہے۔

ابن الوقت کے پلاٹ میں نذیر احمد نے تاریخی واقعات اور وقتی حالات کو بھی جگہ دی ہے اس مقصد کے لیے غدر کے حالات کے علاوہ دو مستقل فصلیں بھی شامل کی گئی ہیں۔ ایک فصل میں ایک ڈپٹی کلکٹر کی سرگزشت بیان کی گئی ہے دوسری فصل میں "عقل اور مذہب" پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ان فصلوں سے نذیر احمد آئندہ آنے والے واقعات کی پیش بندی کی ہے۔

شروع ابن الوقت کے ایک مختصر تعارف سے ہوتا ہے۔ ابن الوقت نے کالج میں تعلیم پائی تھی۔ اچھے طالب علموں میں سے تھا۔ عربی فارسی میں ماہر تھا۔ وہ ریاضی میں کچا تھا لیکن تاریخ جغرافیہ، سیاست اور اخلاق وغیرہ میں اسکی دلچسپی تھی۔ تاریخ سے اس کو خاص طور سے لگاؤ تھا۔ نذیر احمد نے ابن الوقت کے اس شوق کے متعلق کافی تفصیل سے بیان کیا ہے۔ وہ خوددار، مدبر، ارادے کا پکا اور خیالات و نظریات میں اٹل تھا۔ وہ سلطنت کو قوم کی برتری کا لازمی نتیجہ سمجھتا تھا۔ اسلئے

وہ انگریزوں کو وقعت کی نظر سے دیکھتا تھا خواہ وہ گھٹیا اور بہ حیثیت یوریشین ہی کیوں نہ ہوں، انگریزی کو کالج میں اس نے ایک مضمون کی حیثیت سے نہیں پڑھا تھا، لیکن ریاضی کے طفیل اس کو اچھی خاصی انگریزی آگئی تھی اس نے آہستہ آہستہ اس زبان میں کافی مہارت حاصل کر لی تھی۔ اس کو انگریزی زبان کا عمدہ مذاق حاصل ہو گیا تھا لیکن آزادانہ بولنے کی مہارت نہیں تھی۔

ابن الوقت کی ملاقات نوبل صاحب سے ہوتی ہے، نوبل صاحب لبرل خیال کے انگریز تھے، وہ ہندوستانیوں کو قدامت پرستی سے نکال کر مغربی معاشرت کے مطابق ڈھالنا چاہتے تھے، ابن الوقت کے دل و دماغ میں اس تہذیب کی برتری کا احساس تو شروع ہی سے تھا، نوبل صاحب سے طویل ملاقاتوں کے بعد تو یہ خیال اس کے ذہن میں زیادہ واضح اور راسخ ہو گیا۔ غدر کا ہنگامہ جب ذرا کم ہوا اور نوبل صاحب کی حالت کچھ بحال ہوئی تو ان کی شخصیت اور بھی نکھر کر ابن الوقت کے سامنے آئی دونوں میں مراسم اور بھی بڑھ گئے۔ ابن الوقت کی آنکھیں انگریزی تہذیب سے اور بھی خیرہ ہو گئیں، اس کی چمک دمک میں وہ اپنی پچھلی زندگی کو فراموش کرتا گیا آخر ایک دن اس نے نوبل صاحب کے کہنے پر قوم کی اصلاح کا مصمم ارادہ بھی کر لیا۔ گو کہ وہ اس کے انجام کو سوچ سوچ کر کافی ڈرتا بھی رہا۔ لیکن نوبل صاحب نے اپنی مناسب دلیلوں سے اس خوف کو اس کے دل سے رفع کر دیا۔ اور وہ اس ذہنی حالت پر پہنچ گیا کہ وہ ایک دن تنہائی میں اپنے تابناک مستقبل کے متعلق سوچنے لگا یہاں نذیر احمد نے نفسیاتی کردار نگاری کی عمدہ مثال پیش کی ہے وہ کافی دیر تک ایسے ہی خیالات میں ڈوبا رہا۔ اس کے بعد نوبل صاحب اور جان نثار کے تعاون سے وہ نئی وضع کا مکمل نمونہ بن گیا۔ اس کی اس وضع سے اس کی قوم میں اشتک کر رشتے اور تعلق کے لوگ بھی اس سے بجز سیم ناراض ہو گئے۔ اس پر اس کی قوم کی طرف سے کفر کا فتویٰ جاری ہو گیا۔ لیکن نوبل صاحب ہوتے ہوئے اسے اس کی بھی پرواہ نہیں تھی۔ نوبل صاحب کے پاس ہی اس کا بھی ایک بنگلہ جدید ڈیزائن سے آراستہ پیراستہ تیار ہو گیا۔ اس طرح اس کا رشتہ اپنے

ماضی سے بالکل کٹ گیا۔ نوبل صاحب کے ماتحت اسبابِ غدر کی تحقیق کا کام اس کے سپرد ہو گیا۔ نوبل صاحب کی جان بچانے کے صلے میں اس کو حکومت کی طرف سے جاگیر بھی عطا کی گئی جو ایک باغی زمیندار سے چھین کر اسکو دی گئی تھی۔ اسی دوران ابن الوقت کا تعلق انگریزوں کی اعلیٰ سوسائٹی سے اچھی طرح قائم ہو چکا تھا۔ اس سوسائٹی میں نوبل صاحب کی وجہ سے ابن الوقت کی امید سے زیادہ قدر افزائی ہوئی نوبل صاحب ابن الوقت سے دوستانہ تعلقات رکھتے تھے۔ دوسرے ڈپٹی کلکٹروں کی طرح اس کو ملاقات کے لئے پریشان نہ ہونا پڑتا تھا بلکہ ساتھ بیٹھ کر گفتگو کے ساتھ ساتھ شراب بھی پینے کا موقع ملتا تھا۔ اس کو دیکھ کر دوسرے ہندوستانی رشک و حسد کرتے تھے۔

ابن الوقت کے یہ عروج کا زمانہ تھا انگریزی تہذیب و تمدن کا سکہ روز بروز اس کے دل میں اور بھی بیٹھتا گیا۔ اس نئی وضع اختیار کرنے کا بڑا سبب یہی تھا کہ اپنی قوم کے افراد اس کے ذریعہ اس تہذیب کی اہمیت اور افادیت کو سمجھیں اور اپنی قدامت پسندی سے باہر نکلیں اور اپنی زندگی کی سطح کو بلند کریں جس سے زندگی کے مختلف شعبوں میں ترقی کرنے کے مواقع فراہم ہو سکیں گے

اس وقت ابن الوقت انگریزوں کے دوسرے گروپ سے واقفیت نہیں رکھتا جو قدامت پرست خیال کا تھا جو انگریزوں سے ہندوستانیوں کے میل جول کو پسند نہیں کرتا اور یہ پسند کرتا کہ ہندوستانی انگریزی تہذیب و معاشرت کو اپنائیں یہی وجہ تھی کہ جب نوبل صاحب ولایت چلے گئے اور انکی جگہ مسٹر شارپ آئے تو انہوں نے ابن الوقت کو اس وضع قطع میں دیکھ کر پسند نہیں کیا اور دن بدن ابن الوقت کے خلاف ان کا غصہ بڑھتا گیا اور ابن الوقت کو مختلف طریقوں سے پریشان کرنا شروع کیا۔ ان سے غدر کی تحقیقات کا کام لے لیا پھر بنگلہ خالی کرنا اور مسٹر شارپ کی ناراضگی کی وجہ سے مالی پریشانیوں سے دوچار ہونا پڑا۔ دوسرے گروپ سے مل کر ابن الوقت بہت مایوس ہوئی اور اس پر جو انگریزیت کا بھوت سوار تھا اتر گیا اور اس میں تبدیلی آنے لگی۔ حجۃ الاسلام کے کہنے پر کہ اس نے اسکی خبر نوبل صاحب کو کیوں نہیں دی تو وہ کہتا ہے کہ وہ شریف افسر تھے اب شریف افسر کہاں آتے ہیں۔

ابن الوقت کی خودداری نے اسی بات کو گوارہ نہیں کیا اتنی کہ وہ کلکٹر صاحب
سے معافی مانگے یا سفارش کرائے۔ نوبل صاحب کی شرافت نے اس سے اسکی اپنی
وضع کو تبدیل کرنے پر مجبور کر دیا۔ اسکو نبھانے میں اسکو اپنے مذہب کی پابندیوں
کو بھی ترک کرنا پڑا۔ اس سے پہلے وہ صوم و صلوۃ کا پابند تھا لیکن مسٹر شارپ
اپنی طاقت کے بل پر اس سے اسکی نئی وضع کو چھوڑنے پر مجبور کرنا چاہتے تھے
یہ بھلا اس کے لئے کیسے ممکن تھا وہ ایک جگہ کہتا ہے کہ وہ خود مختار اور آزاد ہے کہ
جس قسم کی وضع چاہے اختیار کرے اس پر اگر کوئی پابندی لگاتا ہے تو یہ اس
کی بھول ہے۔

ناول کے پلاٹ کو نوبل صاحب اور ابن الوقت کے مکالموں سے آراستہ
کیا گیا ہے۔ نوبل صاحب کے کیمپ میں پہنچ جانے پر ابن الوقت کی تبدیلی وضع کا بیان
شروع ہوتا ہے اور اسی کے ساتھ ہی اس سے اس کی قوم کی ناراضگی کا منظر بھی پیش
کیا جاتا ہے۔ آہستہ آہستہ ابن الوقت کس طرح اپنی وضع کو ترک کر کے انگریزی وضع
اختیار کرتا ہے اور کس طرح نوبل صاحب اسکو اپنے خوب ہی قیام کے لئے جدید طرز کا
آراستہ کشادہ بنگلے کا انتظام کرواتے ہیں اور انگریزوں کی اعلیٰ سوسائٹی میں
ابن الوقت کو کس عمدہ طریقے سے متعارف کراتے ہیں وغیرہ چیزوں کو بہت ہی دلکش انداز
سے پیش کیا گیا ہے۔

ابن الوقت کے پلاٹ میں گہری معنویت ملتی ہے جو علامتوں میں بیان
کی گئی ہے اور واقعات ایک دوسرے سے بندھے ہوئے ہیں۔ نذیر احمد نے
موضوع سے الگ مباحث اس میں شامل نہیں کئے ہیں اور ناول کو اپنے مناسب
موڑ پر ختم کر دیا ہے۔

ابن الوقت کے پلاٹ کو دلچسپ موقعوں سے بھی آراستہ کیا گیا ہے اس ناول کے
میں کہیں منظر نگاری بھی ملتی ہے لیکن یہ کم اور مختصر ہے اسی
نذیر احمد کا شگفتہ اور دلچسپ انداز تحریر بھی کافی
[illegible] بنانے میں نذیر احمد [illegible] ابن الوقت کا پلاٹ بہت ہی کامیاب